سوال

(298) مسئلہ وراثت۔ 9

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صابر بٹ نامی ایک شخص فوت ہوا، اس کی تین بیٹیاں اور تین بھتیجے موجود ہیں، اس کے ذمہ ایک لاکھ روپیہ کاروباری قرضہ ہے جبکہ اس کی جائیداد دس لاکھ کی مالیت رکھتی ہے، اس کی شرعی تقسیم کیسے ہوگی؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی مال میں سے پہلے کفن ودفن کے اخراجات منہا کیے جائیں پھر قرض کی ادائیگی ہونی چاہیے، اس کے بعد مال کی تہائی حصے سے وصیت پوری کی جائے بشرطیکہ کسی وارث کیلئے یا نا جائز کام کے لیے نہ ہو، پھر باقی ماندہ ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔ صورت مسؤلہ میں میت کی جائیداد دس لاکھ ہے اور ایک لاکھ روپیہ اس کے ذمے قرضہ ہے، قرض کی ادائیگی کے بعد نولاکھ روپیہ قابل تقسیم ہے، اس میں سے دوتہائی بیٹیوں کیلئے جو چھ لاکھ بنتا ہے، اس سے ہر بیٹی کو دو دولاکھ روپیہ دیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر مونث اولاد دو سے زائد ہوں تو ان کیلئے اس کے ترکہ سے دو تہائی ہے۔'' [1]

اور باقی تین لاکھ اس کے تین بھتیجوں کیلئے ہے، ہر بھتیجے کو ایک ایک لاکھ روپیہ دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ میت کے مذکر قریبی رشتہ داروں کو دیا جائے۔'' [2]

حصص کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:

میت/۹ بیٹی:۲ بیٹی:۲ بیٹی:۲ بھتیجا:۱ بھتیجا:۱ بھتیجا:۱

پڑتال: دولاکھ+دولاکھ+دولاکھ+ایک لاکھ+ایک لاکھ+ایک لاکھ=نولاکھ) (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۱۔

[2] صحیح البخاری، الفرائض: ٦٧٣٢۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:276

محدث فتویٰ